دَارُالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

ین و مستفسرین کے اسمار
کا می خود ان کی ہی مصلحت کے
ں نظر محذوف

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الواحد زید مجدہم مدرس نائب مفتی وفاضل جامعہ مدنیہ

سوال:

زید کے پاس تقریباً ایک لاکھ روپیہ نقد موجود ہے اور وہ اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو حصّہ دینا چاہتا ہے، جبکہ اُس کی اولاد میں دو لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں اور سب شادی شُدہ ہیں۔عرض ہے شرع کی رو سے لڑکوں کا کتنا حصّہ ہے اور لڑکیوں کا کتنا حصّہ بنتا ہے اور زید کی بیوی بھی ہے جبکہ ان اولادوں کی حقیقی ماں انتقال کر چکی ہے۔شرعاً جواب سے آگاہ کریں۔

جواب:

آدمی اپنی زندگی میں جو کچھ اولاد کو دے وہ ہبہ ہوتا ہے اور اولاد کو ہبہ کرنے میں لڑکے لڑکیوں میں برابری کرنا چاہیے، لہٰذا زید بیوی کو بقدرِ ضرورت (جو آٹھویں حصّہ سے کم نہ ہو) دے کر باقی اولاد میں برابر برابر تقسیم کر دے۔

سوال:

ایک شخص کو زید فرض کر لیا جائے زید کی بیوی عرصہ چار سال سے اپنے ماں باپ کے گھر گئی ہُوئی ہے۔خاوند یعنی زید نے کئی دفعہ صلح کی کوشش کی، مگر زید کی بیوی کے ورثاء زید کو اُس کی بیوی واپس دینے سے انکاری ہیں، بلکہ طلاق کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن زید اپنی بیوی کو طلاق دینے پر راضی نہیں اگر زید اپنی بیوی کو اُس کے ورثاء کے اصرار پر طلاق دے دے تو آیا زید پہ حق مہر ادا کرنا ہوگا یا نہیں اگر ادا کرنا ہوگا تو کتنا اور کس صورت میں ادا کرنا ہوگا۔

۲ مذکورہ زید کی اس بیوی سے ایک لڑکی بھی ہے جس کی عمر تین سال چار مہینے بائیس دن ہے۔اب اگر زید کی بیوی زید سے لڑکی کو دُودھ پلانے کا معاوضہ مانگے تو زید پر معاوضہ لازم ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر کتنا ہے مہینے کے اعتبار سے یا سال کے اعتبار سے۔

۳۔ مُدّت رضاعت کتنی ہے یعنی ماں لڑکی کو کتنا عرصہ دُودھ پلا سکتی ہے۔

۴ مذکورہ زید اپنی لڑکی کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں یعنی زید اگر اپنی بیوی کو طلاق دے تو بعد از طلاق لڑکی کس کے پاس رہے گی زید اپنی لڑکی کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے کیونکہ زید کی بیوی کے ماں باپ کا گھریلو ماحول بہت خراب ہے یہاں تک کہ ان کے گھر پر پولیس نے چھاپہ مارا کسی مخبر کی مخبری پر ان کے گھر سے شراب برآمد ہوئی جس کا کیس مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا ہے اور اُن کے گھر بدمعاش، غنڈہ، زانی صفت لوگوں کا آنا جانا ہے۔جس کی وجہ سے محلہ کے لوگ بھی پریشان ہیں۔اس لیے زید اپنی لڑکی کو اپنے پاس لے آنا چاہتا ہے کیونکہ لڑکی کی اپنی ماں کے پاس رہنے سے تربیت صحیح نہیں ہوگی اور دینی تعلیم سے ناواقفیت بھی ہوگی۔جبکہ زید اسے دینی تعلیم دینا چاہتا ہے۔

۵۔ اگر ایک آدمی کا کردار ٹھیک نہ ہو یعنی بُرے فعل کا مرتکب ہو گناہ کبیرہ کا عادی ہو تو آیا ایسا شخص عدالت میں بطورِ گواہ پیش ہو سکتا ہے یا نہیں۔

مذکورہ بالا مسائل کا شریعت کی رو سے جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

جواب:

۱۔ اس طرح طلاق دینے سے حق مہر کی ادائیگی کرنی برقرار رہے گی۔البتّہ اگر زید اپنی بیوی سے خلع کرلے تو اگر مہر ابھی ادا نہ کیا ہو تو معاف ہو جاتا ہے۔

۲۔ زید کی بیوی لڑکی کو دُودھ پلانے پر اُجرت طلب نہیں کرسکتی۔

۳۔ مُدّت رضاعت دو سال ہوتی ہے۔

۴۔ ویسے تو نو سال کی عمر تک ماں کو لڑکی کی پرورش کرنے کا حق ہوتا ہے، لیکن اگر ماں کا کردار ایسا ہو مثلاً وہ خود زنا وغیرہ میں مبتلا ہوتی ہو کہ جس سے بچّی کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو باپ بچّی کو پہلے ہی لے سکتا ہے۔

۵۔ ایسا شخص اگر بطورِ گواہ عدالت میں پیش ہو جائے تو شریعت کی رو سے یہ عدالت کی ذمہ داری

ہے کہ اس کے کردار کو معلوم کرے اور اگر اُس کی سچائی کے دیگر قرائن نہ ہوں تو اس کی گواہی کو رد کر دے۔

سوال:

حدیث مبارک میں آتا ہے مرنے کے بعد قبر میں مردے سے سوال ہوتے ہیں جن میں ایک سوال یہ بھی ہوتا ہے ما تقول فی ھٰذا الرّجل الذی بعث فِیکم اس سوال میں اسم اشارہ ہے اور یہ اشارہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف کیا جا رہا ہے کیا مُردے کو حضُور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مثالی صُورت دکھائی جاتی ہے یا ذاتِ اقدس دکھائی جاتی ہے اگر مثالی صورت مان لی جائے تو غیر نبی کو نبی ماننا ہے اور اگر ذات اقدس مان لی جائے تو حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

جواب:

ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

ما تقول فی ھذا الرجل قال من (فرشتے پُوچھیں گے) تو اُن صاحب کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ قال محمّد فیقول الخ مُردہ پُوچھے گا کون صاحب؟ وہ کہیں گے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم معلوم ہُوا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نہ تو کوئی صورت سامنے ہوگی اور نہ ہی ایسا ہوگا کہ حجاب دُور کر دیے جائیں اور میّت آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھتی ہو کیونکہ میت کا پُوچھنا کہ تم کس شخص کے بارے میں پُوچھ رہے ہو۔ دلالت کرتا ہے کہ مذکورہ صُورتوں میں سے کوئی صورت نہیں ہوگی۔ اور میت کے پُوچھنے پر وہ کہیں گے "محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم" یہ نہیں کہیں گے کہ یہ صورت والے۔ یہی وجہ ہے کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ (ص ۱۹۹ ج ۱)

ھذا الرجل اللام للعھد الذھنی وفی الاشارۃ ایماء الی تنزیل الحاضر المعنوی منزلۃ الصوری مبالغۃ۔ (ترجمہ: الرجل میں لام عہد ذہنی کا ہے اور ھذا میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں معنوی موجود چیز کو مبالغہ کی رو سے بمنزلہ صوری (صورت رکھنے والی) کے کیا ہے۔

اور علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

لا یلزم من الاشارۃ ما قیل من رفع الحجب بین المیت وبین النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم حتی یراہ ویسئل لان مثل ذلک لا یثبت بالاحتمال۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ میت اور نبی

(باقی صفحہ ۵۵ پر)

ہو رہا ہو چھوڑیں۔ نرم آگ پر بھونے جانے کی حالت میں جب لہسن کی تریاں سُرخ ہو جائیں تو اس میں ایک مُرغی کا انڈا ملا کر فرائی یا ہاف بوائل کر لیں۔

بریاں کرنے سے لہسن کی تیز اور ناپسند بو میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ پہلے سنا کی پانچ سات پھلیاں چبا کر کھا لیں۔ اس کے ساتھ یہ انڈا گھی اور لہسن کی بریاں پوتھیاں کھا کر چائے کی پیالی نوش کر کے ناشتہ ختم کر دیں۔ روزانہ ہفتہ دو ہفتے اس خوش مزہ ناشتے سے خدا کے فضل سے لنگڑا کر چلنے والا رینگن کا مریض صحّت یاب ہو جائے گا۔

جوڑوں اور عضلاتی دردوں کے مریضوں کے لیے سنا کے پتّے بازار سے خرید کر ڈنڈیاں جُدا کر کے صرف پتے جدا کر لیں یہ پتے سونٹھ، اسگندھ اور سورنجان شیریں چاروں دوائیں ہم وزن یعنی ایک ایک چھٹانک کسی حکیم صاحب کے دواخانے یا پنساری دیسی دوائیں فروخت کرنے والوں کی دوکان سے خریدیں اور چاروں دواؤں کو جدا جدا کوٹ کر اس میں چاروں دواؤں کے برابر کھانڈ باریک پسی ہُوئی ملا کر دوبارہ پیس کر اچھی طرح یکجان کر کے چوڑے مُنہ والے جار یا شیشی میں سنبھال کر رکھ لیں۔ یہ تیّار دوائی ایک سے تین چائے والے چمچے بھر کر مریض کی عمر اور طاقت کے مطابق استعمال کرانے شروع کر دیں۔ خدا کے فضل سے دو تین ہفتے استعمال کرنے سے نئی اور چار پانچ ہفتے تک اسے صبح و شام کھانے والے مریض اس تنگ کرنے والی مرض سے نجات حاصل کریں گے۔

یہ تیّار کی گئی دوائی ہلکی قبض کشا ہے۔ اس کے استعمال سے اگر زیادہ دست آئیں تو دوائی کی مقدار کم کر سکتے ہیں۔ غذا میں نان اور روٹی چھوڑ کر کھچڑی، پلاؤ اور دُودھ چاول کا استعمال کریں۔

بقیہ: دارالافتاء

صلّی اللہ علیہ وسلّم کے درمیان میں سے پردے ہٹا دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ میت آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھ لیتی ہے۔ پھر اس سے سوال کیا جاتا ہے تو اشارہ سے یہ لازم نہیں آتا کیونکہ ایسی بات محض احتمال سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ (مرقات ج ۱ ص ۱۹۹)